نظرات

۳۰؍ جنوری ۱۹۴۸ء کو گاندھی جی کے دردناک حادثۂ قتل کے بعد ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کا اپنے ہی حفاظتی دستہ کے دو ظالم و سفاک نوجوانوں کی گولیوں کی بوچھار کا شکار ہو کر ہلاک ہو جانا آزادی کے بعد سے اب تک وہ دوسرا انہایت الم ناک اور دردناک حادثہ ہے جس نے ملک و قوم میں درد و کرب اور شدت غم کی لہر دوڑادی ہے، حقیقت یہ ہے کہ جب اندرا گورنمنٹ نے دربار صاحب امرتسر میں فوج بھیجنے کا اقدام کیا تھا ہمارا ماتھا اسی وقت ٹھنکا تھا کہ اب خیر نہیں ہے، کیونکہ جہاں تک خالصتان کے مطالبہ کا تعلق ہے وہ ایک خالص سیاسی معاملہ تھا اور اس لئے سکھوں میں ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو خالصتان کا مخالف تھا لیکن دربار صاحب میں فوج کا داخلہ خالص ایک مذہبی معاملہ تھا جس پر سب سکھ متفق ہو گئے خواہ وہ خالصتان کے حامی ہوں یا نہ ہوں۔ ایک نفسیاتی اصول ہے کہ جب مذہبی جذبات بھڑکتے ہیں تو انسان دیوانہ ہو جاتا ہے اور اس وقت وہ یہ نہیں سوچتا کہ جو کچھ ہوا ہے اس میں خود اس کی کم نظری یا غفلت کو دخل ہے یا نہیں، اس کے عتاب اور غضب کا نشانہ صرف وہ شخص یا جماعت ہوتی ہے جس نے اس کے مذہبی جذبات کو بھڑکایا ہے، چنانچہ وہی ہوا جس کا ہمیں اندیشہ پہلے سے تھا اور ملک اندرا گاندھی جیسی محبوب اور ہر دلعزیز شخصیت سے محروم ہو گیا۔

اندرا گاندھی کی ہر دلعزیزی اور ان کی قائدانہ شخصیت کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے کہ ایک مرتبہ الیکشن میں اس طرح شکست کھا جانے کے بعد کہ ان کا اور ان کی پارٹی کا نام ونشان مٹ گیا اور ملک میں جنتا گورنمنٹ قائم ہوگئی اس وقت بھی انھوں نے ہمت نہیں ہاری حالانکہ ان کی مختلف طریقوں سے تذلیل کی گئی اور ان کی توہین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ وہ اپنی تقریروں میں برابر یہ کہتی رہیں کہ جنتا گورنمنٹ بھانت بھانت کے لوگوں کا ایک سنگھٹن ہے جو "اندرا ہٹاؤ" کے نعرے پر متفق ہوگئے ہیں۔ اب جبکہ اندرا ہٹ گئی ہے اور زمام حکومت ان لوگوں کے ہاتھوں میں آگئی ہے تو اب ان کے اندرونی اختلافات ابھریں گے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ الیکشن کی مدت ختم ہونے سے پہلے پہلے حکومت کا شیرازہ منتشر ہوجائے گا۔ چنانچہ انھوں نے جو کچھ کہا تھا اور جو پیشین گوئی کی تھی وہ حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ ابھی پورے دو برس بھی نہیں ہوئے تھے کہ جنتا گورنمنٹ ختم ہوگئی اور اندرا گاندھی پھر اسی شان وشوکت اور ساتھیوں اور رفیقوں کے ساتھ واپس آگئیں اور پھر دوبارہ ہندوستان کی وزیراعظم بنیں، اس چیز نے ان کی ہر دلعزیزی کا لوہا ساری دنیا سے منوالیا اور اس میں شک نہیں کہ موجودہ زمانے میں اس کی کوئی مثال شاذونادر ہی مل سکتی ہے۔

لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ ان کی حکومت کا یہ دور آخر اتنا شاندار اور کامیاب نہیں رہا جتنا کامیاب پہلا دور تھا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ان کا پورا ساتھ نہیں دیا۔ انھوں نے فرقہ وارانہ فسادات روکنے کے لئے خاص مسلمانوں کے متعلق تمام ریاستوں کو جو احکامات بھیجے ان پر کسی حکومت نے عمل نہیں کیا۔ یہی حال ان ضوابط کا ہوا جو قومی یکجہتی کے لئے حکومت کے منظور کردہ تھے۔ گورنمنٹ

کے افسروں میں قانون کی خلاف ورزی کا ایک عام رجحان پیدا ہو گیا تھا، رشوت کے بغیر کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اشیاء کی گرانی میں روز بروز ہوش ربا اضافہ ہو رہا تھا، شہروں میں گندگی کے انبار نظر آتے تھے، بجلی کا غائب ہونا برابر تھا، جن اداروں میں کبھی رشوت کا تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا مثلاً کالج یونیورسٹیاں وغیرہ، ان میں بھی داخلے اور امتحان میں رشوت کی گرم بازاری شروع ہو گئی تھی عوام کی زندگی اجیرن بن گئی تھی جو لوگ ناجائز ذرائع سے روپیہ کماتے ہیں یہ ملک انھیں کے رہنے کی جگہ بن گیا تھا پھر سب سے اخیر میں دربار صاحب میں کروڑوں روپے کے نہایت مہلک اسلحہ کا جو ذخیرہ ہاتھ لگا، یا اب بھی پنجاب کے مختلف علاقوں میں اسلحے برآمد ہو رہے ہیں، کیا یہ سب کچھ اعلیٰ افسروں، حکومت کی سازش اور غیر آئینی حرکات کے بغیر ممکن ہو سکتا تھا؟ اور دور کیوں جائیے! اندرا گاندھی کا اپنے حفاظتی دستے کے دو نوجوانوں کے ہاتھوں اس دردناک طریقہ پر ہلاک ہو جانا خود اس کی دلیل ہے کہ ان کا اعلیٰ خفیہ پولیس کا انتظام کس درجہ ناقص اور خراب ہے، یہ دونوں نوجوان سکھ تھے اس لیے خفیہ پولیس کا فرض تھا کہ ان کے حرکات و سکنات پر کڑی نگاہ رکھے، سیکورٹی ضوابط کے ماتحت یہ دو نوجوان بیک وقت یکجا نہیں ہو سکتے تھے پھر یہ کیسے جمع ہوئے اس کے علاوہ ایک قاتل دو ماہ کی رخصت لے کر پنجاب میں اپنے وطن چلا گیا تھا، خفیہ پولیس کا فرض تھا کہ وہ یہ معلوم کرتی کہ پنجاب میں جو دہشت پسند فوج کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں ان میں کوئی اس نوجوان کا قریبی عزیز و قریب تو نہیں تھا، پھر یہ بھی دیکھنا چاہئے تھا کہ دو مہینے کی چھٹی کے زمانے میں یہ نوجوان کیا کرتا رہا اور کن لوگوں سے اس کی ملاقاتیں ہوئی ہیں اور کن کن لوگوں سے کیا کیا گفتگوئیں ہوئی ہیں، اگر اعلیٰ محکمۂ خفیہ پولیس اس طرح وزیر اعظم کے حفاظتی دستے کی نگرانی کرتا تو غالباً یہ واقعہ پیش نہیں آ سکتا تھا، بہرحال جو مقدر تھا وہ پیش آ کے رہا اور ہم اس کو بھی حکومت کی نااہلیت اور کرپشن کا ایک شاخسانہ

کہہ سکتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ حکومت کی ان کمزوریوں اور ناکامیوں کے باوجود خود اندرا گاندھی کی شخصیت ایک عہد آفریں اور تاریخ ساز شخصیت تھی، انھوں نے شخصی اور ذاتی طور پر اس ملک کو آگے بڑھانے کے لیے اور اس ملک میں سالمیت برقرار رکھنے کی غرض سے جو عظیم الشان کارنامے انجام دئے ہیں وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گے اور ان کا اس دنیا سے رخصت ہو جانا یقیناً ایک عہد کا خاتمہ ہے، ساتھ ہی ہم ہندوستان کے تمام ارباب سیاست سے خواہ وہ با اقتدار پارٹی کے افراد ہوں یا مخالف پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہوں دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ اس وقت ملک نہایت خطرناک حالات سے گذر رہا ہے، ضرورت ہے کہ سب لوگ اپنی اپنی پارٹی کے مفاد کو نظر انداز کرکے ملک و قوم کے مفادات کو پیش نظر رکھیں اور ان کے لیے مل جل کر اتحاد و اتفاق سے کام کریں، ملک میں بہت بڑے پیمانے پر فوری طور پر جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور جس میں ہزاروں آدمی ہلاک اور برباد ہو گئے، ان کی کروڑوں روپے کی جائیدادیں اور املاک تباہ ہو گئیں، حد درجہ افسوسناک اور ملک کی پیشانی کا نہایت بدنما داغ ہے۔ ہر محب وطن کا فرض ہے کہ وہ آئندہ کے لئے اس بات کا عہد کرے کہ وہ اس صورت حال کا جرأت اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کرے گا اور اس کا پھر دوبارہ اعادہ نہیں ہونے دے گا۔

ان دنوں ناگفتہ بہ حالات سے دو چار ہونے کی بنا پر رسالہ کی ترسیل بروقت عمل میں نہ آسکی۔

اس غیر معمولی تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

منیجر رسالہ برہان
حمید الرحمٰن عثمانی

تفسیر ابن کثیر

۳۵ جلدوں میں مکمل

قیمت : دوسو پچاس روپے /250

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ برہان، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی